OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol. 3, Issue. 2, July-Dec 2018
DOI: 10.12816/0052275, PP:129-138

مطبوعہ پاکستانی مصاحف سے متعلق چند فنی مسائل کا جائزہ

Review of some Technical issues related to the Quranic Text published in Pakistan

Dr. Hafiz Muhammad Ajmal
Assistant Professor, Govt. College Model Town Lahore

Dr. Rana Zahid Mehmood
Lecturer, Islamiyat, Govt. College of Commerce, Narowal

Version of Record
Online / Print
26-Dec-2018

Accepted
18-Dec-2018

Received
31-August-18

Scan for Download

Abstract

Error-free printing of Qur'ānic Text is a collective duty of all Muslims. The fact remains that Muslims have performed this duty with devotion and rightly. They also arranged sittings to discuss "Rasm" and " Ḍabt"(رسم اور ضبط) *to understand the crux of matter and provide an expression to the most authentic text. No Muslim can intentionally commit any kind of mistake in the text of Qur'ān. However, such possibilities of error cannot be denied due to negligence and inadvertency. The Ministry for Religious Affairs has made it obligatory for all the printing institutions of Qur'ānic text to follow the model of the Qur'ānic manuscript, produced by Anjman Ḥimāyat-e-Islām, yet many Qur'ānic manuscripts with errors are present in the market. Such manuscripts are not only present in some mosques, but also recited. It causes problems in recitation of those verses and might changing the meaning of them. This article points out such scriptures and errors, so it can be identified and to take steps for preventive measures for such errors in future. This article also suggests some policies and strategies for publishing of Qur'ān for avoiding misprints errors.*

***Key Words**: Qur'ānic text, 'ilm-al-Rasm, 'ilm-al-Ḍabt*

تمہید:

قرآنی متن کی حفاظت اور درست قراءت کیلئے مسلمانوں نے "علم الرسم" اور "علم الضبط" کے نام سے دو علوم کو وضع کیا۔ علم الرسم کا تعلق کلماتِ قرآنیہ کی درست کتابت سے ہے جبکہ متنِ قرآنی کی درست قراءت کیلئے تحریرِ الفاظ و حروف کے قواعد

وضوابط اور علامات پر مبنی علم کو "علم الضبط" کہتے ہیں۔

علم الرسم کا آغاز حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں اور آپؓ کے حکم سے ہوا اس لئے اسے "رسم عثمانی" کے اصطلاحی نام سے بھی جانا جاتا ہے۔[1] علم الرسم کے قوانین کی باقاعدہ تدوین میں امام ابو عمرو الدانیؒ [2] اور ان کے شاگرد امام ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ[3] نے بنیادی کردار ادا کیا۔ علم الرسم کے برعکس علم الضبط کے قواعد و ضوابط اور علامات مرحلہ وار وجود میں آئیں۔ قرآنی نسخوں میں مروجہ موجودہ علامات ضبط خلیل بن احمد النحوی[4] کی وضع کردہ ہیں۔ خلیل بن احمد علم النحو کا بانی بھی ہے۔[5]

قرآنی متن کی کتابت میں رسم عثمانی کی پابندی امت کا اجماعی فیصلہ ہے[6] جبکہ علاماتِ ضبط کے استعمال میں علاقائی طور پر معروف علامات کا استعمال اختیاری حیثیت رکھتا ہے۔

پاکستان میں طباعت و اشاعت کے ادارے اگرچہ رسم و ضبط کے قوانین کے مطابق قرآن کریم کی طباعت کے قانونی طور پر پابند ہیں اور کسی بھی نسخے کی طباعت سے پہلے انہیں حکومت کی طرف سے متعین کردہ پروف ریڈرز سے صحتِ متن کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا بھی ضروری ہے تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ پروف ریڈرز کی اکثریت ایسے حافظِ قرآن حضرات پر مشتمل ہوتی ہے جو رسم و ضبط کے فنون کی باریکیوں سے نابلد ہوتے ہیں۔ وہ اپنے حافظے کی بنیاد پر صحت متن کو جانچ کر سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں۔ بعض پروف ریڈرز اور ناشران کی عدمِ توجہی اور بے احتیاطی سے ایسے فنی سقم باقی رہ جاتے ہیں جس سے عام قاری حضرات نادانستہ طور پر غلط قراءت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ نیز کاروباری مسابقت کے پیش نظر اٹھائے گئے بعض مثبت اقدامات (خصوصاً تجویدی قرآن کریم میں رنگوں اور مخصوص علامات کا استعمال) بھی یکسانیت نہ ہونے کی بناء پر عام قاری کیلئے مسائل کی وجہ ہے۔ اس آرٹیکل میں پاکستان میں چھپنے والے قرآن کریم سے متعلقہ ایسے ہی فنی مسائل کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان مسائل کو ہم علامات ضبط کے استعمال میں اغلاط، تجویدی قرآن کریم سے متعلقہ مسائل اور سطر بندی کے مسائل کے عنوان سے ذکر کریں گے۔

علامات ضبط کے استعمال میں اغلاط

مطبوعہ پاکستانی مصاحف میں علاماتِ ضبط کے استعمال میں اغلاط کا ارتکاب بھی کئی ایک نسخوں میں مشاہدے میں آیا۔ عربی زبان سے تعلق رکھنے والا ہر صاحب علم جانتا ہے کہ عربی زبان میں محض اعراب کی تبدیلی سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ راقم نے اس حوالے سے بعض کمپنیوں کے مطبوعہ قرآن کریم کے نسخوں کا مطالعہ کیا جن میں اس نوعیت کی کئی اغلاط سامنے آئیں۔ یہاں یہ اہم بات بھی مد نظر رہے کہ یہ نسخہ جات کسی لائبریری یا ریکارڈ سے حاصل نہیں کیے گئے بلکہ صرف ایک ہی شہر کے محض ایک علاقہ کی تین مساجد سے حاصل کیے گئے ہیں، جو اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ غلطیوں والے یہ نسخہ جات آج بھی تلاوت کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں نمونے کے طور پر دو اداروں کے مطبوعہ مصاحف میں پائی جانے والی ایسی اغلاط کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

اویس کمپنی

اویس کمپنی الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور کا مطبوعہ، سولہ سطری قرآن کریم، جس کے کل صفحات کی تعداد ۵۴۳ ہے۔

سرسری مطالعہ سے اس نسخہ میں ضبط کی ۱۳، اغلاط سامنے آئیں۔ یہ بات بھی خصوصی طور پر قابل ذکر ہے کہ اسی نسخہ کے پہلے ایڈیشن میں بھی اس سے قبل ۱۳۱ اغلاط کی نشاندہی مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی صاحب[7] نے کی تھی۔[8] لیکن اس کے

باوجود بے حسی اور لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ تقریباً نصف اغلاط جوں کی توں باقی ہیں۔ نسخہ کے آخر میں تین پروف ریڈرز کی تصدیق درج ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ مذکورہ نسخے کا ابتدائی صفحہ اور اغلاط والی آیات کے عکس ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔
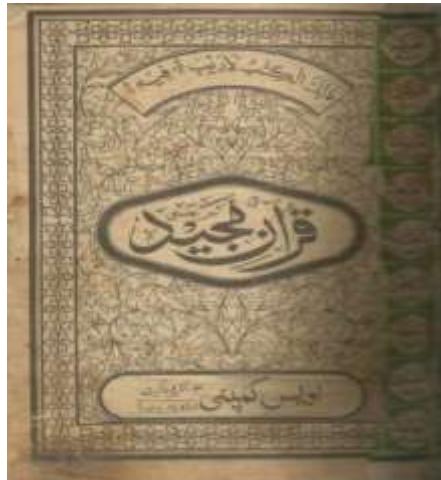
نسخہ مذکورہ کا سرورق

چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

نمبر۱

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

9

مذکورہ آیت مبارکہ میں "واٰتُوا" کے "الف" پر کھڑی زبر نہیں لگائی گئی۔

نمبر۲

وَاَمَّا الَّدِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

10

مذکورہ آیت مبارکہ میں "وَاَمَّا الَّذِيْنَ" کے "ذال" پر نقطہ نہیں لگایا گیا۔

نمبر۳

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضَّرُّ فَاِلَيْهِ
تَجْـَٔرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُـ

11

مذکورہ آیت مبارکہ میں "مَسَّكُمُ الضُّرُّ" کے "ض" پر پیش کی بجائے زبر ڈالی گئی ہے۔

نمبر۴

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِـ

12

مذکورہ بالاآیت مبارکہ میں "لِلْخَبِيْثِيْنَ" کے "خاء" پر زبر کی بجائے کھڑی زبر ڈال دی گئی ہے۔

نمبر۵

ميقات يوم معلوم ۝ وقيل للناس هل انتم مجتمعون [13]

مذکورہ آیت مبارکہ کے لفظ "مُجْتَمِعُوْنَ" کے میم پر "پیش" کی بجائے "زبر" ڈالی گئی ہے۔

مہتاب کمپنی

مہتاب کمپنی ایبک روڈ لاہور کا بیس سطری قرآن کریم جس کے کل صفحات کی تعداد ۳۶۶ ہے، اس میں ایسی ہی ۴۷ اغلاط مشاہدے میں آئیں۔آخر میں دو پروف ریڈرز کی تصدیق ان الفاظ میں مذکور ہے:

> "ہم نے اس قرآن حکیم کے متن کو حرفاً بحرفاً بغور پڑھا ہے اور ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے متن میں کسی لفظ یا حرف یا اعراب کی غلطی نہیں ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔" [14]

مذکورہ نسخے کا ابتدائی صفحہ اور اغلاط والی آیات کے عکس ملاحظہ فرمایئے۔

نسخہ مذکورہ کا سرورق

مہتاب کمپنی کے مذکورہ نسخہ میں موجود چند اغلاط حسب ذیل ہیں:

نمبر۱

فاحشة ومقتا وساء سبيلا ۝ حرمت عليكم امهتكم وبنتكم و
اخوتكم وعمتكم وخلتكم وبنت الاخ وبنت الاخت وامهتكم التي
ارضعنكم واخوتكم من الرضاعة وامهت نسائكم وربائبكم التي في

[15]

آیت مذکورہ میں لفظ "اَرْضَعْنَكُمْ" میں "زبر" کی بجائے "کھڑی زبر" ڈال دی گئی ہے، جس سے صیغہ اور معنی دونوں بدل گئے ہیں۔

نمبر۲

مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ
الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ

16

مذکورہ آیت میں لفظ "وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ" کی زاء پر "شد" نہیں ڈالی گئی۔

نمبر۳

الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾

17

مذکورہ آیت میں لفظ "فِي الدُّنْيَا" کے دال پر کوئی علامت اعراب نہیں ڈالی گئی۔

نمبر۴

اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ

18

لفظ "بَعْضَكُمْ" کے "ض" پر زبر کی بجائے پیش ڈالی گئی ہے۔

نمبر۵

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ

19

"وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ" کے میم پر کوئی علامت اعراب نہیں لگائی گئی۔ نظر آنے والی علامت خود ہاتھ سے لگائی گئی ہے۔

نمبر۶

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ

20

"مُّنْذِرٌ" میں ذال کا نقطہ نہیں لگایا گیا۔

اظہار، ادغام، قلقلہ، وغیرہ کی علامات کا نہ ہونا

بر صغیر پاک و ہند میں چھپنے والے مصاحف میں تجویدی قوانین مثلاً اخفاء، اظہار، ادغام، اقلاب اور قلقلہ وغیر میں فرق کیلئے کوئی علامتِ ضبط مقرر نہیں۔ مجمع الملک فہد مدینہ منورہ سعودی عرب سے عرب اور بعض دیگر ممالک کیلئے چھپنے والے مصاحف میں بعض تجویدی قوانین کی رعایت رکھی گئی ہے مثلاً اظہار اور اخفا کے مقامات پر "ترکیب" اور "تتابع" کے طرز پر علامات ضبط کی معروف ہیئت میں معمولی تبدیلی کرکے ان میں فرق واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم انڈو پاک میں چھپنے والے عام مصاحف میں ایسی علامات کی تشنگی ہے۔ البتہ تجویدی قرآن کریم جو کچھ عرصہ پہلے چھپنا شروع ہوئے ہیں، اور وہ بھی عام ناظرہ خواں حضرات کیلئے نہیں، بلکہ حفظ کے طلبہ کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے متعارف کروائے گئے ہیں ان میں تجویدی قوانین کیلئے علامات یا رنگوں کے استعمال کا طریقہ اپنایا گیا ہے۔ حفظ کے طلبہ تو استاد سے بالمشافہہ یہ ساری چیزیں سیکھ لیتے ہیں۔ اصل مسئلہ تو ناظرہ خواں حضرات کیلئے ہے۔ عوام الناس کے نقطہ نظر سے پاکستانی مصاحف کا یہ بہت بڑا سقم ہے۔

تجویدی قرآن کریم میں درپیش مسائل

دور حاضر میں قرآن کریم کی درست قراءت کی طرف ایک اہم قدم تجویدی قرآن کریم کی طباعت کی شکل میں اٹھایا گیا۔ تاہم تجویدی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو قرآن کریم شائع کیے گئے ہیں ان میں ایک بڑا مسئلہ ان علامات میں یکسانیت کا نہ ہونا ہے۔ راقم نے اس حوالے سے چھ مختلف طباعتی اداروں جن میں پیکیجز لمیٹڈ لاہور، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، ادارۃ الحرم لاہور، حماد کمپنی لاہور، ادارہ صدائے اسلام لاہور اور ادارہ سادات لاہور شامل ہیں، کے مطبوعہ قرآنی نسخوں کا مشاہدہ کیا۔ بعض اداروں نے مخصوص علامات ضبط، جبکہ بعض اداروں نے رنگوں کے استعمال سے تجویدی علامات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ان اداروں کی وضع کردہ علامات میں یکسانیت نہیں ہے۔ ناظرہ خواں حضرات جو کہ لگے بندھے اصولوں سے واقف ہوتے ہیں جب کسی مخصوص کمپنی کے قرآن کریم کی بجائے کسی دوسری کمپنی کے قرآن کریم کا استعمال کرتے ہیں تو ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سطر بندی کے مسائل

بعض پاکستانی مصاحف میں سطر کے آخر میں ایسے الفاظ مرسوم ہوتے ہیں کہ جن کا تعلق اگلے والے لفظ سے ہوتا ہے، ایسے مواقع پر لائن کے آخر میں لکھے گئے لفظ کو اگلے لفظ سے ملانا ضروری ہوتا ہے۔ حروف نافیہ اور یک حرفی کلمات کے رسم کے مواقع پر اگر ایسا ہو تو معنی میں تبدیلی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ پاکستانی عوام کی اکثریت چونکہ عربی اور تجوید و قراءت کے قواعد سے نابلد ہے، اس لئے ایسے مواقع پر خطاء اور معنی کی تبدیلی کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اس کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مثلاً معروف پاکستانی تاج کمپنی کے مطبوعہ تیرہ سطری قرآن کریم میں سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۱۰۸ ملاحظہ فرمائیں:

عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا [21]

پاکستانی عوام کی ناظرہ خواں حضرات کی اکثریت "اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" کو "وَمَآ" سے الگ کر کے پڑھے گی، جس سے معنی بالکل الٹ ہو جائے گا۔ یہاں خطاء کا سبب اگرچہ قاری کا جہل ہے، لیکن اسلوب کتابت اس جہالت کو مؤکد کرنے کا باعث ہے۔[22]

ایک دوسرے نسخے کی عبارت ملاحظہ فرمایئے:

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ
لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا [23]

ناظرہ خواں اگر "مَا كَانَ" پر رکتا ہے اور پھر "لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ" سے تلاوت شروع کرتا ہے تو اس سے نادانستہ طور پر معنی اس قدر غلط ہو جاتے ہیں کہ اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کی ہی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔

کتابت متن میں اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اگر حروف نافیہ، یک حرفی اور ایسے کلمات جن کا تعلق اگلے کلمہ سے اس نوعیت کا ہے کہ اگر ان کی قراءت کے بعد کچھ ٹھہراؤ آجائے تو معنی کی تبدیلی کا خطرہ ہو کو سطر کے آخر کی بجائے اگلی سطر میں لکھنے کا اہتمام کر لیا جائے تو یہ بھی ایک مستحسن عمل ہو گا۔

نتائج بحث

درج بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ایسی کتاب ہے جو وقتِ نزول سے اب تک اپنی اصل صورت پر باقی ہے۔ مسلمانوں نے اس کتاب کی درست کتابت اور قراءت کیلئے ہر دور میں نہ صرف قابل قدر اقدامات کیے بلکہ "علم الرسم" اور "علم الضبط" کے نام سے دو اہم علوم کی وضع بھی کی۔
2. عالم اسلام کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی متنِ قرآنی کی درست کتابت کیلئے اشاعت قرآن ایکٹ ۱۹۷۳ کی صورت میں سرکاری سطح پر قابل قدر اقدامات کیے گئے۔ تاہم سرکاری سطح پر کسی معیاری نسخے کو اپنانے کی بجائے ناشرین کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ گورنمنٹ کے رجسٹرڈ پروف ریڈرز سے صحت متن کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔
3. سرکاری سطح پر متعین کیے گئے پروف ریڈرز حضرات حفظ اور متنِ قرآنی کی یادداشت کے حوالے سے تو پختہ تھے تاہم ان میں سے اکثر "رسم" اور "ضبط" کے بنیادی فنون کی باریکیوں سے نابلد تھے۔ اور ان کیلئے کسی ایسی تعلیم یا تربیت کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس اہم کام میں عدم توجہی، لاپرواہی اور تساہل پسندی کا عنصر بھی سامنے آتا ہے۔ جس کے نتیجے میں صحتِ متن کی تصدیقی مہروں کے ثبت ہونے کے باوجود بعض قرآنی نسخوں میں فحش اغلاط پائی گئی ہیں۔
4. طباعت قرآن کے سلسلے میں روا رکھی جانے والی احتیاط کا فقدان ہمیں بعض ناشرین کے ہاں بھی ملتا ہے۔ بعض ایسے نسخے بھی سامنے آئے ہیں کہ جن کے پہلے ایڈیشن میں اغلاط کی نشاندہی کے باوجود اگلے ایڈیشن میں پہلے والی اغلاط بدستور موجود ہیں۔
5. علاماتِ ضبط کے استعمال اور محل استعمال میں بے احتیاطی اور اغلاط کا ارتکاب، بعض تجویدی قوانین کے لئے علامات کا نہ ہونا، ایسے کلمات پر سطر کا اختتام جہاں زیادہ ٹھہراؤ کی صورت میں معنی کی تبدیلی کا خطرہ ہو اور تجویدی قرآن کریم میں علامات اور رنگوں کے استعمال میں یکسانیت کا نہ ہونا ایسے فنی مسائل کے اہم مقامات ہیں۔
6. اغلاط والے یہ نسخے نہ صرف مساجد، گھروں اور اداروں میں موجود ہیں بلکہ تلاوت کیلئے استعمال بھی ہو رہے ہیں۔

سفارشات

مطبوعہ پاکستانی مصاحف سے متعلقہ مسائل کے حل کیلئے درج ذیل سفارشات مرتب کی جاتی ہیں:

1. سب سے پہلا اور ضروری کرنے کا کام یہ ہے کہ جن نسخوں میں اغلاط کی نشاندہی ہو چکی ہے اور وہ نسخے عوام الناس کے زیر تلاوت بھی ہیں ان کی واپسی کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کیے جائیں۔ اس سلسلے میں ناشرین اور حکومت دونوں کو آگاہی مہم شروع کرنی چاہیئے تاکہ غلط تلاوت کے امکانات کو ختم کیا جاسکے۔ عوام کو پرانے قرآنی نسخہ جات کے بدلے میں نئے نسخہ جات دینے کے ترغیبی عمل سے یہ اہداف حاصل کرنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔
2. پاکستان سے کافی تعداد میں قرآنی نسخہ جات دیگر ممالک میں برآمد بھی کیے جاتے ہیں۔ نیز بعض لوگ پاکستانی چھاپے سے مانوس ہونے کی بناپر دیگر ممالک میں جاتے وقت اپنے ساتھ بھی لے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات ہمارے یقین اور ایمان کا حصہ ہے کہ اس کتاب میں قیامت تک کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا تاہم دور نبوی سے لے کر آج تک چونکہ کتاب اللہ کے خلاف سازشوں کا ایک تسلسل پایا جاتا ہے اور مستشرقین کتاب اللہ میں تضاد ثابت کرنے میں چونکہ

ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔اس سلسلے میں ۱۹۲۶ء میں میونخ کے قرآن محل میں پروفیسر برجسٹراسر (Bergstrasser) اور آرتھر جیفری کی کاوشیں اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ایسی صورت میں یہ از حد ضروری ہے کہ بیرون ممالک سے بھی ایسے نسخوں کی واپسی کیلئے کوششیں کی جائیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ مستقبل قریب یا بعید میں یہ نسخے کسی ایسی سازشوں میں استعمال ہوں۔

3. وزارت مذہبی امور پاکستان نے گذشتہ سال ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے انجمن حمایت اسلام پاکستان کے مطبوعہ نسخہ کو معیاری نسخہ قرار دے کر اس کے مطابق نسخہ جات چھاپنے کا پابند بنایا ہے اس نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔
4. اگرچہ انجمن حمایت اسلام والا نسخہ بھی رسم عثمانی کے عین مطابق ہے تاہم ضیاء الحق دور حکومت میں خود پاکستانی حکومت کی درخواست پر طباعتِ قرآن کے عالمی ادارے مجمع الملک فہد نے انڈوپاک کے عوام کیلئے تاج کمپنی والا نسخہ چھاپا[24] جو اب تک چھپ رہا ہے۔اس نسخے کے ایک ایک لفظ کا عالمی ماہرین رسم وضبط نے جائزہ لیا ہے۔ یہ نسخہ برصغیر پاک وہند کے قدیم علماء کی تائید کے ساتھ ساتھ عوام میں بھی معتبر ہے اور اگر تمام ناشرین کو اس کا پابند بنادیا جائے تو یہ بھی مسئلہ کا ایک بہترین حل ہے۔
5. اگر معیاری نسخہ کے مطابق طباعت قرآن پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے تو ناشرین کے درمیان مسابقت کا دائرہ صرف کاغذ کے معیار اور عمدہ پرنٹنگ تک محدود رہ جائے گا، جس سے نہ صرف مقدس اوراق کے مسئلہ کے حل میں مدد ملے گی بلکہ مناسب قیمت پر عمدہ نسخہ جات کی دستیابی بھی ممکن ہوسکے گی۔
6. تجویدی قرآن کریم چھاپنے والے اداروں کو بھی اس بات کا پابند بنایا جائے کہ علامات ضبط اور رنگوں کے استعمال میں یکسانیت ہو۔ تجویدی علامات اور رنگوں کا استعمال عموما ناظرہ خواں کی آسانی کیلئے کیا جاتا ہے حفظ کے طلبہ تو استاد سے بالمشافہہ یہ ساری چیزیں سیکھ لیتے ہیں۔اگر رنگوں کے استعمال اور تجویدی علامات میں تنوع کا سلسلہ جاری رہا تو یہ ناظرہ خواں حضرات کیلئے بجائے آسانی کے صعوبت کا باعث ہوگا۔ لہٰذا حکومتی سطح پر ماہرین فن کی ایک کمیٹی بنا کر ان علامات کو طے کرکے لاگو کردیا جائے تاکہ علامات میں یکسانیت ہو اور مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔

حوالہ جات (References)

[1] الزرقانی، محمد عبد العظیم، مناہل العرفان فی علوم القرآن، مطبعۃ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، 1:369 عبد الہادی، الفضلی، الدکتور، القراءات القرآنیہ: تاریخ وتعریف، ط،2، دارالقلم، بیروت، 1980، ص:114

Al Zarqanī, Muḥammad ʻAbdul ʻAẓīm, *Manahil al ʻIrfān fi ʻUluwm al Qurʼān,* (Matbaʼah ʻEsa al Babī al Ḥalabī), 1:369, Al Faḍlī, Dr. ʻAbdul Hadī, *Al Qiraʼāt al Qurʼāniyyah: Takrekh wa Taʼrīf,* ((Beurit: Dār al Qalam, 2nd Edition, 1980), 114

[2] ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان الدانیؒ کا نام عثمان اور کنیت ابو عمرو ہے۔ آپ قرطبہ میں 371ہجری یا بعض روایات کے مطابق 327ہجری بمطابق 981ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب المقری ہے۔ اپنے زمانے میں "ابن الصیرفی" کے نام سے مشہور تھے۔ علم الرسم پر

گرانقدر خدمات سرانجام دینے والوں اور علمی یادگاریں چھوڑنے والے اہل علم میں آپ کا نام سرفہرست ہیں۔رسم عثمانی کا مشہور منہج، منہج امام الدانی آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔لیبیا اور پاکستان میں چھپنے والے مصاحف کی بنیاد اسی کے منہج پر ہے۔(الاعلام 4:206، مقدمہ المحکم فی نقط المصاحف 7، سیر اعلام النبلاء 18:77، مقدمہ مؤلف، الادغام الکبیر 15)

Al 'Alām, 4:206, *Al Muḥkam fī Nuqaṭ al Maṣaḥif,* 7, *Siyar A'lām al Nubala',* 18:77

[3]ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ ائمہ رسم میں اہم مقام رکھتے ہیں آپ کا نام سلیمان بن ابی القاسم نجاح ۔ جبکہ کنیت ابو داؤد ہے۔ آپ اصلًا "بلنسیۃ" سے تعلق رکھتے ہیں ۔آپ کے والد نجاح، خلیفہ ہشام کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔ مؤرخین اور علمائے رجال کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش ۴۱۳ہجری میں ہوئی۔ رسم عثمانی کا معروف منہج، منہج امام ابن داؤدؒ منہج مشارقہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ سعودیہ، مصر، شام، عراق اور دیگر عرب ممالک سے چھپنے والے قرآنی نسخے اسی منہج کے مطابق شائع ہوتے ہیں۔ (الاعلام: ۳/ ۱۳۷، سیر اعلام النبلاء 19:168، معرفۃ القراء 1:450، شذرات الذھب 3:403، غایۃ النہایۃ 1:316,317، الصلۃ فی تاریخ ائمۃ الاندلس 1:304-306

Al A'lām, 3:137, *Siyar A'lām al Nubala',* 19:168, *Ma'rifah al Qurā',* 1:450, *Shadhrāt al Dhahab,* 3:403, *Ghayah al Nihayah,* 1:316, *Al Ṣilah fī Tārīkh al A'immah al Undulus,* 1:304-306

[4]آپ کا نام ابو عبد الرحمٰن خلیل ابن احمد الفراھیدی البصری ہے۔ خلیل بن احمدؒ 100 ہجری میں بصرہ میں پیدا ہوئے۔ علم العروض میں مہارت ہے۔ آپ علم العروض کے واضع تھے، علاوہ ازیں فنِ موسیقی میں بھی مہارت رکھتے تھے ۔نیز عربی لغت نحو اور ادب کے بھی زبردست عالم تھے۔ عربی گرائمر اور ادب میں سیبویہؒ بھی، آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔(سیر اعلام النبلاء 7:429، انباہ الرواۃ 1:381، المفصل فی تاریخ العرب 17:194

Siyar A'lām al Nubala', 7:429, *Anbah al Ruwāt,* 1:381, *Al Mufaṣal fī Tārīkh al 'Arab,* 17:194

[5]۔الکردی، محمد طاہر بن عبد القادر، تاریخ الخط العربی وآدابہ، المطبعہ التجاریہ الحدیثۃ بالسکاکانی، مدرسہ تحسین الخطوط العربیہ الملکیہ مصر، طبع اول، 1385ھ، ص: 93

Al Kurdi, Muḥammad ṭahir bin 'Abdul Qādir, *Tarīkh al Khat al 'Arabī wa ādābuhu,* (Egypt: Madrasah Taḥsīn al Khuṭuṭ al 'Arabiyyah al Malakiyyah, 1st Edition, 1385), 93

[6]۔المازغنی، الشیخ ابراہیم بن احمد التونسی، دلیل الحیران علیٰ مورد الظمآن فی فن الرسم والضبط، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ، ص: 25-السندی، ابو طاہر عبد القیوم، صفحات فی علوم القراءات، المکتبہ الامدادیہ، مکہ المکرمۃ طبع اول، ص: 175

Al Mazghani, Ibrahim bin Aḥmād, *Dalīl al Ḥayrān 'Ala Mawrid al ẓam'ān fī Fnn al Rasm wal Ḍabt,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1415), 25, Al Sindhi, 'Abdul Qayyuwm, *Ṣafḥāt fī 'Uluwm al Qira'āt,* (Makkah: Al Maktabah al Imdadiyyah, 1st Edition), 175

[7] مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی صاحب پاکستان کے علاقے صادق آباد میں ایک دینی ادارے کے استاذ ہیں۔ پاکستان میں مطبوعہ مصاحف میں اغلاط کی نشاندہی کے حوالے سے آپ کا کام "قرآن کی فریاد، مجھے اغلاط سے بچایئے" کے عنوان سے مکتبہ حلیمیہ کراچی سے شائع ہوا ہے۔ زیر مطالعہ آرٹیکل کا بنیادی محرک یہی علمی کام ہے۔

[8]۔ مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی، قرآن کی فریاد مجھے اغلاط سے بچایئے، مکتبہ حلیمیہ کراچی، پاکستان، س۔ن، ص: 171

Ṣadiq ābadi, Muḥammad Ibrahīm, Muftī, *Qur'ān ki Faryād: Mujhy Aghlāt sy Bacha'iye,* (Pakistan: Maktabah Ḥaliymiyyah), 171

[9]۔سورۃ البقرۃ: 83

Surah al Baqarah: 83

[10]۔ سورۃ النساء: 173

Surah al Nisā': 173

[11]۔ سورۃ النحل: 53

Surah al Naḥal: 53

[12]۔ سورۃ النور: 26

Surah al Nuwr: 26

[13]۔ سورۃ الشعراء: 39

Surah al Shu'arā': 39

[14]۔ قرآن کریم مطبوعہ مہتاب کمپنی، لاہور، پاکستان، ص: 367

Al Qur'ān, Published by Mehtab Company, Lahore, p: 367

[15]۔ سورۃ النساء: 23

Surah al Nisā':23

[16]۔ سورۃ المائدۃ: 12

Surah al Ma'edah: 12

[17]۔ سورۃ المائدۃ: 33

Surah al Ma'edah: 33

[18]۔ سورۃ الانعام: 65

Surah al An'ām: 25

[19]۔ سورۃ طہ: 20

Surah ṭaḥa: 20

[20]۔ سورۃ ق: 2

Surah Qāf: 2

[21]۔ سورۃ یوسف: 108

Surah Yuwsuf: 108

[22]۔ قاری رشید احمد تھانوی، مشروع تزئین المصاحف بترتیب المتن فی السطور بحسب المعنٰی، المؤتمر الدولی لتطویر الدراسات القرآنیہ، جامعہ الملک سعود، المملکۃ العربیہ السعودیہ، بتاریخ 6 ربیع الثانی 1434ھ، بمطابق 16 فروری 2013ء، ص: 10

Thānawī, Qarī Rasheed Aḥmād, *Mashru' Taz'īn al Maṣahif bi Tartīb al Matn fī al Suṭuwr bi Ḥasb al Ma'na,* International Conference for Development of Qur'ānic Studies, (Saudia: King Sa'ud University), 10

[23]سورۃ یوسف: 38

Surah Yuwsuf: 38

[24] مجلّہ التضامن الاسلامی، الریاض، شعبان 1408، ص: 77، رسم مصحف مطبعۃ تاج، دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ، ندوۃ طباعۃ القرآن، 3:1245

Majallah al Taḍamun al Islāmī, (Riyadh: 1403), 77, Rasm Muṣḥaf Maṭba'ah Tāj: Dirasah Naqdiyyah Muqaranah, (Nadva ṭaba'ah al Qur'ān), 3:1245